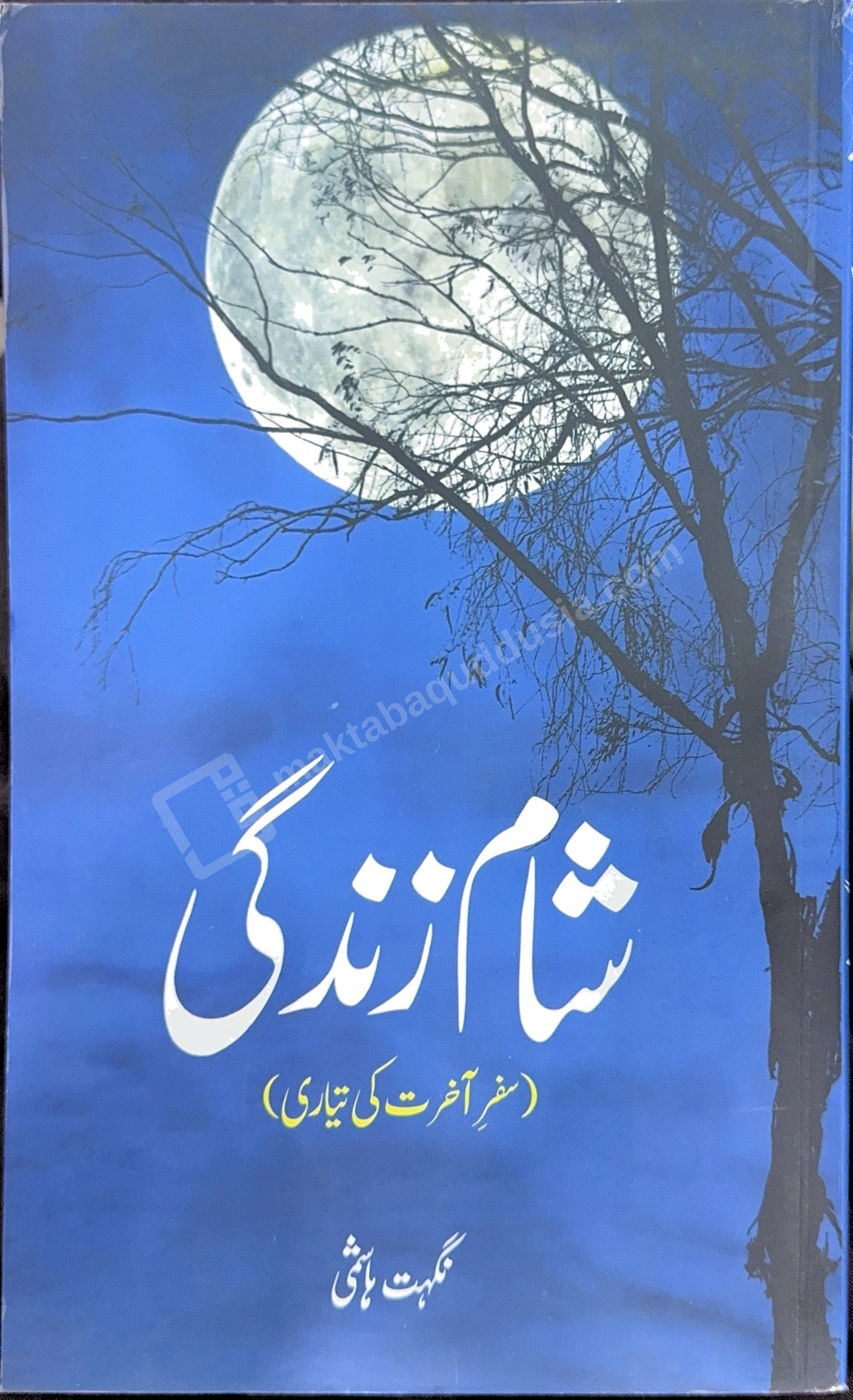




شامِ زندگی

(سفرِ آخرت کی تیاری)

نگہت ہاشمی

فہرست

4	ابتدائیہ
7	موت کی حقیقت
23	جب موت کا یقین ہو جائے
33	مثالی موت
43	موت کے وقت کیا کریں؟
59	غسل میت
69	میت کا کفن
77	جنازہ
85	نمازہ جنازہ
103	تدفین
119	قبر میں کیا ہوگا؟
129	تعزیت
137	قبروں کی زیارت
149	قبروں کے قریب حرام کام
161	ایصال ثواب
171	وصیت
175	وراثت
187	عدت



زندگی عملی میدان ہے اور موت کے بعد کی زندگی ابدی انجام ہے۔

آج ہم زندہ ہیں تو اس لیے کہ ابھی موت نہیں آئی۔ اس کا وقت مقرر ہے وہ آجائے گی مگر اس کے آنے کی ہمیں خبر نہیں۔ ہم ہر لمحہ اپنی موت کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ زندگی سے زیادہ موت کے قریب ہیں۔ نبی ﷺ سے کسی نے سوال کیا عقل مند کون ہے؟

آپ ﷺ نے جواب دیا جو اپنے آپ کو مَر دوں میں شمار کرے۔

اس زندگی میں ہر انسان سفر کر رہا ہے، کسی کا سفر اس زندگی کے لئے ہے، کسی کا شام زندگی کے بعد آنے والی ابدی زندگی کے لئے ہے۔ کوئی اپنی خواہشات میں جی رہا ہے، کسی کو اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کی خوشی بے چین کیے رکھتی ہے۔ دونوں قسم کے لوگ ہی زندگی کی شام تک پہنچ رہے ہیں۔ دیکھنے میں دونوں طرح کے لوگ ایک جیسے نظر آتے ہیں مگر موت کے بعد دونوں کا معاملہ ایک جیسا نہیں رہے گا۔ جو شخص اپنے رب کے لیے اس کی خوشی کے لیے جیتا ہے وہ اپنے آپ کو بچا لیتا ہے۔ جو شخص دنیا کے لیے، اس کی خواہشات کے لیے جیتا ہے وہ اپنے آپ کو ہلاکت کے گھر میں پہنچانے کے لیے جی رہا ہے۔ دیکھنا یہ ہے کس کے لیے موت کا دروازہ بڑی مصیبت کا آغاز ہوگا اور کس کے لیے بڑی راحت کا!

یا ارحم الراحمین! ہماری موت کو ہمارے لیے باعثِ راحت بنا دینا۔ ہمارے لیے زندگی کی شام کو ابدی خوشیوں کا پیغام بنا دینا۔ (آمین)

شامِ زندگی موت اور اس موقع پر کرنے والے کاموں کی حقیقت کے بارے میں قرآن و سنت کی تعلیمات پر مبنی کتاب ہے۔ اس کے موضوعات میں موت کی حقیقت، موت کا یقین آجائے تو کرنے والے کام، مثالی موت، موت کے وقت کیا کریں، جنازہ



موت کی حقیقت

موت اور زندگی دونوں اہل حقائق ہیں زندگی کا ہم تجربہ کر رہے ہیں اور موت ہر ایک کے تجربے میں آنے والی ہے۔ زندگی کے تجربے کو ہم share کر سکتے ہیں۔ موت کے بعد پیش آنے والی صورت حال کو share کرنے کے لیے کوئی واپس نہیں آتا۔ شکر ہے اس ذات بابرکت کا جس نے موت اور زندگی کو تخلیق کیا اور ہمیں اس تخلیق کا مقصد یوں سمجھایا ﴿خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيْكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا﴾ ”موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ وہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے کون عمل میں زیادہ اچھا ہے“ اس سے پہلے کہ زندگی موت کی سرحد تک جا پہنچے۔ دنیا کی زندگی دراصل موت کے بعد آنے والی زندگی کی تیاری کے لیے دی جاتی ہے۔ یہ زندگی قدر و قیمت والی ہے کیونکہ موت کے بعد والی زندگی کے لیے فیصلہ اس بنیاد پر ہوگا کہ دنیا کی زندگی کیسے بسر کی؟ اس لیے نبی ﷺ نے فرمایا: ”پانچ چیزوں کو پانچ سے پہلے غنیمت جانو جوانی کو بڑھاپے سے پہلے، صحت کو بیماری سے پہلے، امیری کو فقیری سے پہلے، فراغت کو مصروفیت سے پہلے، زندگی کو موت سے پہلے۔“ دنیا کی حقیقت آخرت کے مقابلے میں ایسی ہے جیسا کہ انگلی کے ساتھ لگے ہوئے پانی کے قطرے کی سمندر کے مقابلے میں ہے۔ قطرہ سمندر میں گر جانے کو بے تاب ہے۔ فانی زندگی موت کے گھاٹ اتر کر بقا کی طرف رواں دواں ہونا چاہتی ہے۔ زندگی کے سفر میں ہمارا ہر قدم ہمیں منزل کے قریب کر رہا ہے۔ عقل مند مسافر

تم اپنے رب کی جناب میں لوٹائے جاؤ گے۔ (السجدہ: 11)

(v) ﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ط وَإِنَّمَا تُوَفَّقُونَ أُجُورَكُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ ط فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ط وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ﴾

ہر جان دار موت کو چکھنے والا ہے اور یقیناً تم قیامت کے دن اپنا پورا پورا اجر دیئے جاؤ گے۔ چنانچہ جو آگ سے بچا لیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا تو وہ کامیاب ہو گیا۔ اور دنیا کی زندگی تو دھوکے کے سوا کچھ نہیں۔ (آل عمران: 185)

(vi) ﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ط وَنَبَلُّوكُمْ بِالْشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ط وَاللَّيْنَا تُرْجَعُونَ﴾

ہر جان موت کا مزہ چکھنے والی ہے۔ اور ہم تمہیں اچھی اور بری حالت میں آزماتے ہیں۔ اور ہماری طرف ہی تم لوٹائے جاؤ گے۔ (الانبیاء: 35)

(vii) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے پاس ملک الموت کو بھیجا، جب ملک الموت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے تو انہوں نے انہیں چاٹنا مارا (کیونکہ وہ انسان کی صورت میں آیا تھا) ملک الموت، اللہ رب العزت کی بارگاہ میں واپس ہوئے اور عرض کیا کہ تو نے اپنے ایک ایسے بندے کے پاس مجھے بھیجا جو موت کے لیے تیار نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: دوبارہ ان کے پاس جاؤ اور کہو کہ اپنا ہاتھ کسی بیل کی پیٹھ پر رکھیں، ان کے ہاتھ میں جتنے بال اس کے آجائیں گے ان میں سے ہر بال کے بدلے ایک سال کی عمر انہیں دی جائے گی۔ (ملک الموت دوبارہ آئے اور اللہ تعالیٰ کا فیصلہ سنایا) سیدنا موسیٰ علیہ السلام بولے: اے رب! پھر اس کے بعد کیا ہوگا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پھر موت ہے۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: پھر ابھی کیوں نہ آجائے۔

(ii) ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہا کرتی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ (کی وفات کا وقت جب قریب آیا تو آپ) کے سامنے پانی کا ایک بڑا پیالہ رکھا ہوا تھا جس میں پانی تھا۔ (عمر کوشبہ ہے کہ ہانڈی کا کونڈا تھا) آپ ﷺ اپنا ہاتھ اس برتن میں ڈالتے اور پھر اس ہاتھ کو اپنے چہرے پر ملتے اور فرماتے: ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، إِنَّ لِلْمَوْتِ سَكْرَاتٍ﴾ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، یقیناً موت کے وقت سخت تکلیف ہوتی ہے۔ پھر آپ ہاتھ اٹھا کر فرمانے لگے۔

﴿فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى﴾

حتیٰ کہ آپ فوت ہو گئے اور آپ کا ہاتھ جھک گیا۔ (بخاری: 6510)

(iii) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ میری ہنسی اور ٹھوڑی کے درمیان (سر رکھے ہوئے) تھے۔ آپ ﷺ (کی موت کی سختی) کو دیکھنے کے بعد اب میں کسی کے لیے بھی موت کی شدت کو برا نہیں سمجھتی۔

(بخاری: 4446)

(iv) سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کو موت کی تکلیف شروع ہوئی تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ ہائے میرے والد کی تکلیف! یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آج کے بعد تمہارے والد پر کبھی سختی نہ ہوگی، اور تیرے والد پر وہ وقت آیا ہے جو سب پر آنے والا ہے، اب قیامت کے دن ملاقات ہوگی۔

(حسن، سنن ابن ماجہ: 1629،)

7 شہید کو چپوٹی کے کاٹنے کے برابر تکلیف ہوتی ہے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شہید کو قتل سے

9 موت کی تمنا سے ممانعت کی حکمت

(i) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ﴿لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ رَأْمًا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَزْدَادَ خَيْرًا، وَأَمَّا مُسِيئًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعْتَبَ﴾ تم میں سے کوئی شخص ہرگز موت کی تمنا نہ کرے کیونکہ اگر وہ نیک ہوگا تو امید ہے کہ اس کے اعمال میں اور اضافہ ہو جائے گا اور اگر وہ برا ہے تو ممکن ہے کہ وہ توبہ ہی کر لے۔ (بخاری: 5673)

(ii) سیدہ ام فضل رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے حالت مرض میں موت کی تمنا کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ﴿يَا عَمُّ لَا تَتَمَنَّيَنَّ الْمَوْتَ﴾ ”اے چچا جان! موت کی تمنا مت کیجئے۔“ کیونکہ اگر آپ نیک ہیں تو آپ (بقیہ زندگی میں) اپنی نیکیوں میں اضافہ کریں گے یہ آپ کے لیے بہتر ہے اور اگر آپ گناہ گار ہیں تو آپ اپنے گناہوں سے تائب ہو سکتے ہیں یہ بھی آپ کے لیے بہتر ہے لہذا آپ ہرگز موت کی تمنا نہ کریں۔ (صحیح، مسند ابو یعلیٰ: 7076)

10 شہادت کی تمنا کی جاسکتی ہے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مجھے پسند ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے راستے میں قتل کر دیا جاؤں، پھر مجھے زندہ کیا جائے پھر میں قتل کر دیا جاؤں، پھر مجھے زندہ کیا جائے پھر میں قتل کر دیا جاؤں، پھر مجھے زندہ کیا جائے۔

سفر کرنے کا وقت آتا ہے تو آسمان سے روشن چہرے والے فرشتے اس کی طرف اترتے ہیں گویا کہ ان کے چہرے سورج کی مانند چمک دار ہیں۔ ان کے پاس جنت کے لباس کا کفن ہوتا ہے اور جنت کی خوشبو بھی ہوتی ہے۔ وہ اس کے قریب سے تاحد نگاہ پھیل کر بیٹھ جاتے ہیں۔ پھر موت کا فرشتہ مومن کے پاس آتا ہے حتیٰ کہ اس کے سر کے قریب بیٹھ جاتا ہے اور کہتا ہے: ”اے پاکیزہ روح! اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رضامندی کی طرف نکل۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر وہ روح ایسے آسانی سے نکل پڑتی ہے جیسے مشکیزے سے پانی کا قطرہ بہہ پڑتا ہے۔ وہ فرشتہ اسے پکڑتا ہے اور اس کے ہاتھ میں روح کو ایک لمحہ بھی نہیں گزرتا کہ دوسرے فرشتے اسے پکڑ لیتے ہیں اور اسے جنت کے لباس اور خوشبو میں لپیٹ لیتے ہیں اور اس سے وہ بہترین کستوری کی خوشبو آنے لگتی ہے جو زمین کی سطح پر موجود ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر وہ فرشتے اسے لے کر آسمان کی طرف چڑھتے ہیں اور فرشتوں کے جس گروہ کے پاس سے بھی گزرتے ہیں وہ کہتے ہیں: یہ پاکیزہ روح کون ہے؟ تو وہ کہتے ہیں: یہ فلاں کا بیٹا ہے۔ اور اس کا وہ بہترین نام ذکر کرتے ہیں جس کے ساتھ اسے دنیا میں پکارا جاتا تھا حتیٰ کہ وہ اس کے ساتھ آسمان دنیا تک پہنچتے ہیں اور دروازہ کھلواتے ہیں۔ اس کے لیے دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور ہر آسمان کے مقرب فرشتے اگلے آسمان تک اس کے ساتھ چلتے ہیں حتیٰ کہ وہ ساتویں آسمان تک پہنچ جاتا ہے۔ اللہ عزوجل فرماتے ہیں: میرے بندے کا اعمال نامہ علیین میں رکھ دو اور اسے زمین کی طرف اس کے جسم میں لوٹا دو۔

اور جب کافر کا دنیا سے روانگی اور آخرت کی طرف کوچ کا وقت آتا ہے تو اس کی طرف سیاہ چہرے والے فرشتے اترتے ہیں۔ ان کے پاس (انتہائی بدبودار) ٹاٹ کا کفن ہوتا ہے۔ وہ اس کے قریب سے تاحد نگاہ پھیل کر بیٹھ جاتے ہیں۔ پھر موت کا فرشتہ آتا ہے حتیٰ کہ اس کے سر کے قریب آ کر بیٹھ جاتا ہے اور کہتا ہے: ”اے خبیث